49513
362

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۰/۲۸۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Date

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے متعلق کہ:

آسٹریلیا میں یہ قانون ہے کہ جو شخص کسی مقصد (مثلاً: وزٹ وغیرہ) کے لئے وہاں جاتا ہے، تو اسے میڈیکل انشورنس کرانا لازم ہے، جس کے بعد اس کے بیمار ہونے کی صورت میں علاج و معالجہ کا سارا خرچ اور ہسپتال کے بلوں کی ادائیگی انشورنس کمپنی کرتی ہے۔

جس کا طریقہ کار یہ ہے کہ آسٹریلیا کے ویزے کے طلب گار کو ایک فارم پر کرنا پڑتا ہے، جس میں ایک شرط یہ لکھی ہوتی ہے کہ ویزے کے حصول کے لئے میڈیکل انشورنس کرانا ضروری ہے، یہ شرط منظور کرنے، انشورنس کمپنی کے فارم پر دستخط کرنے اور پریمیم کی ادائیگی کے بعد حکومت ویزا جاری کرتی ہے۔

بیمار نہ ہونے کی صورت میں ادا کردہ رقم واپس نہیں ملتی اور بیمار ہونے کی صورت میں مریض اپنا علاج کسی ہسپتال سے کراتا ہے اور علاج و معالجہ سے فارغ ہونے پر ہسپتال والوں کو انشورنس کمپنی کا معاہدہ اور کارڈ دکھاتا ہے، جس پر ہسپتال والے اس سے رقم لینے کی بجائے خرچے کا بل دے دیتے ہیں، یہ

10C32
Rafay Products

دارالافتاء

Date

= بل وہ انشورنس کمپنی کے دفتر جمع کراتا ہے، پھر انشورنس کی ادائیگی کمپنی کرتی ہے۔

اور اگر کوئی شخص کسی (جائز و ناجائز) طریقے سے میڈیکل انشورنس کرائے بغیر چلا بھی جائے، تو اسے یہ مشکل پیش آتی ہے کہ وہاں علاج و معالجہ بہت مہنگا ہے، انشورنس کرائے بغیر علاج کے خرچے کو برداشت کرنا عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔

اب جو مسلمان لوگ وہاں مقیم ہیں، انہیں ملنے کے لئے پاکستان یا کسی مسلمان ملک سے لوگ آتے ہیں، جن میں ان کے بوڑھے والدین اور دیگر رشتہ دار بھی ہوتے ہیں، ان کو قانوناً میڈیکل انشورنس کرانا پڑتی ہے کہ کہیں خدانخواستہ بیمار ہو گئے تو علاج و معالجہ کا بھاری خرچ اٹھانا پڑے گا۔

اب شریعت کی رو سے ایسی مجبوری کی حالت میں میڈیکل انشورنس کرانا جائز ہے؟ پریمیم (ادا کردہ رقم) سے زائد رقم (جو علاج میں خرچ ہوئی) جسے انشورنس کمپنی ادا کرتی ہے، تو کیا انشورنس کرانے والے کو وہ زائد رقم صدقہ کرنا واجب ہے؟ جب کہ اس زائد رقم کا ادا کرنا اس کے لئے ممکن نہیں ہے، صرف چند لوگ ہی اسے ادا کر سکتے ہیں۔

محمد عمران (آسٹریلیا)
0333 9967879
بمعرفت ہمایوں قاضی صاحب (ٹنڈو...)

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

JUC33